بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in	محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض علمی کارناموں پر غیر از جماعت اہل علم کے تاثرات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17؍ فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ۲۰؍ فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت کی تھی جو بہت سی خوبیوں کا مالک ہو گا۔

حضورِ انور نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پیش فرمائے اور اس کے بعد پیشگوئی کی مدت کے اندر حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت اور آپؓ کے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں حضرت مصلح موعودؓ کے علمی اور متفرق کارناموں میں سے بعض کا ذکر پیش کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے یہ بات سامنے رہنی چاہیے کہ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن صحت کے لحاظ سے بہت کمزوری میں گزرا تھا۔ دنیاوی لحاظ سے آپؓ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن چونکہ آپؓ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا خدا کا وعدہ تھا اس لیے خدا تعالیٰ نے آپؓ سے عقل کو دنگ کر دینے والے خطبات اور خطابات کروائے۔ ایسے ایسے مضامین آپؓ نے لکھے جو اپنی مثال آپ ہیں اور غیر بھی ان کے معترف ہیں۔ آج اس حوالے سے مَیں بعض حوالے پیش کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے مَیں آپؓ کی تصانیف، خطبات، مضامین، تقاریر، مجالسِ عرفان وغیرہ کی تعداد اور حجم کا ایک جائزہ پیش کرتا ہوں۔

آپؓ کی جو کتب خطابات، لیکچرز، پیغامات اور مضامین وغیرہ شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور شائع ہونے کے لیے تیار ہیں، جو انوار العلوم کی شکل میں شائع ہوتے ہیں، ان کی کُل ۳۸؍ جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد ۱۴۲۴؍ ہے۔ کُل صفحات اندازاً ۲۰۳۴۰؍ ہو جائیں گے۔ تفسیرِ کبیر، تفسیرِ صغیر اور دیگر تفسیری مواد کے صفحات کی تعداد ۲۸۷۳۵؍ ہے۔ ۱۸۰۸؍ خطباتِ جمعہ، ۵۱؍ خطباتِ عید الفطر،

۴۲؍خطباتِ عید الاضحی، ۱۵۰؍خطباتِ نکاح، خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل اور سوم شائع ہوئی ہے اس کے صفحات ۲۱۳۱؍ہیں۔ اگر تمام صفحات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ تقریباً پچھتّر ہزار صفحات بنتے ہیں۔

حضورِ انور نے ریسرچ سیل کے حوالے سے ایسے مضامین، تقاریر اور مجالسِ عرفان کا جائزہ بھی پیش فرمایا جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ یہ ایک وسیع علمی ذخیرہ ہے۔ اس وقت مَیں پہلے آپؓ کے علمی کارناموں میں سے قرآن کریم کے ترجمہ و تفسیر کے کچھ کوائف اور غیروں کے بعض تبصرے پیش کرتا ہوں۔ تفسیرِ کبیر میں آپؓ نے ۵۹؍سورتوں کی تفسیر فرمائی ہے جو دس جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ آپؓ کے بہت سے تفسیری نوٹس بھی ملے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہو جائیں گے۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کا بہت بڑا کام آپؓ کا تفسیرِ صغیر کی صورت میں ہے۔

حضرت مصلح موعود نے تفسیر صغیر کے بارے میں ایک جگہ فرمایا کہ: میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ترجمہ میں بھی اردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اس میں رکھا گیا ہے۔ فرماتے ہیں گذشتہ تیرہ سو سال میں بڑے بڑے قوی جوان گزرے ہیں مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اس کی ان میں سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ درحقیقت یہ کام خدا کا ہے اور وہ جس سے چاہتا ہے کروالیتا ہے۔

پھر ایک اور جگہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے قرآن شریف کا سارا ترجمہ مکمل ہو گیا۔ یعنی الحمدللہ سے والناس تک مع تفسیر صغیر کے جس کے متعلق تفسیر کبیر سے مقابلہ کرنے سے پتہ لگا ہے کہ کئی مضامین اختصاراً اس میں ایسے آئے ہیں کہ تفسیر کبیر میں بھی نہیں۔

پھر تفسیر القرآن انگریزی کا بھی ایک اہم کام ہوا جسے ہم فائیو والیم کمنٹری کہتے ہیں۔ اس تفسیر کے شروع میں حضرت مصلح موعود کے قلم سے لکھا ہوا ایک نہایت پُر معارف دیباچہ بھی شامل ہے جس میں دوسرے صحف سماوی کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور جمع القرآن اور قرآنی تعلیمات پر بالکل اچھوتے اور دلآویز پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس دیباچے کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اولؓ کا شاگرد ہونے کی وجہ سے کئی مضامین میری تفسیر میں لازماً ایسے آئے ہیں جو میں نے ان سے سیکھے۔ اس لئے اس تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر بھی حضرت خلیفہ اولؓ کی تفسیر بھی اور میری تفسیر بھی آجائے گی اور چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی روح سے ممسوح کر کے ان علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اس زمانے کے لئے ضروری ہیں اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ یہ تفسیر بہت سے بیماروں کو شفا دینے کا موجب ہو گی۔ بہت سے اندھے اس کے ذریعہ سے آنکھیں پائیں گے۔ بہرے سننے لگ جائیں گے گونگے بولنے لگ

جائیں گے لنگڑے اور اپاہج چلنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے مضامین کو برکت دیں گے اور یہ اس غرض کو پورا کرے گی جس غرض کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ اللھم آمین۔

علامہ نیاز فتح پوری تفسیرِ کبیر کے متعلق کہتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔

مولانا عبد الماجد دریابادی نے حضرت مصلح موعودؓ کے انتقال پر لکھا کہ قرآن و علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے۔

اخبار امروز لاہور نے تفسیرِ صغیر کے متعلق لکھا کہ اس وقت تفسیرِ صغیر پیشِ نظر ہے۔ یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لیے حواشی اور تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔

ہفت روزہ قندیل نے ۱۹۶۶ء میں لکھا کہ تفسیر صغیر میں ترجمہ اور حواشی کی زبان عام فہم ہے تا کہ ہر علمی استعداد کا آدمی اس سے مستفیذ ہو سکے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیشِ نظر رکھی گئی ہیں۔ قرآن مجید کو اس خوب صورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے۔

پھر انگریزی تفسیرِ قرآن کے دینی اور ادبی محاسن نے یورپ کے چوٹی کے اہلِ علم کو متاثر کیا انہوں نے اس کے شان دار ریویو کیے۔ مثلاً مشہور سکالر اے آر بری کہتے ہیں کہ تفسیر کے شروع میں ایک تفصیلی دیباچہ ہے جو خود مرزا بشیر الدین محمود احمد نے رقم کیا ہے۔ اگر ہم اس کام کو اسلام کے ذوقِ علمِ تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اس کی تیاری کے ہر مرحلے پر مستند کتب تفسیر و لغت اور تحقیق وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ترجمے کی انگریزی، غلطیوں سے پاک اور بڑی باوقار ہے۔ غیر مسلموں کے اعتراضات کا ردّ بھی اس میں ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا علمی خزانہ جو تقاریر کی شکل میں آپؓ نے ہمارے سامنے رکھا اسے غیروں نے کس طرح دیکھا اس حوالے سے مثلاً آپ کا ایک خطاب بعنوان 'نظامِ نَو' ہے۔ اس کے متعلق مصر کے سکالر عباس محمود کہتے ہیں اگر یہ آواز یورپ اور امریکہ کے انگریزی خوان طبقہ میں پھیلائی جائے بلکہ خود اہلِ ہندوستان اور اہلِ مشرق کے درمیان پھیلائی جائے تو یقیناً اثر دکھلائے گی۔

پھر ’اسلام میں اختلافات کا آغاز‘ آپؓ کا ایک لیکچر ہے۔ ایسا عالمانہ اور تاریخ اسلام پر عبور رکھنے والا لیکچر تھا کہ بڑے بڑے تاریخ دان بھی حضورؓ کے سامنے خود کو طفلِ مکتب سمجھنے لگے۔ سید عبد القادر صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔

آپؓ کا ایک خطاب اسلام کے اقتصادی نظام سے متعلق بھی تھا۔ یہ تقریر اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کے ہزاروں لوگوں نے اسے سنا۔ لالہ رام چند مچندا ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے کہا کہ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ پہلے تو مَیں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے، مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۹۲۴ء میں جب حضورؓ یورپ تشریف لے گئے تو راستے میں عرب ممالک میں بھی قیام فرمایا۔ اس حوالے سے اخبار ’فتح العرب‘ دمشق نے اپنی ۱۰/اگست ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں لکھا کہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں۔ منہ پر سیاہ کشادہ داڑھی رکھتے ہیں، چہرہ گندم گوں ہے اور جلال و وقار چہرے پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں ذکا اور ذہانت اور غیر معمولی علم و عقل کی خبر دیتی ہیں۔ آپ ان کے چہرے کے خدوخال میں جبکہ وہ اپنی برف کی مانند سفید پگڑی پہنے کھڑے ہوں یہ دماغی قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ ایک ایسے شخص کے سامنے ہیں کہ جو قبل اس کے کہ آپ اسے سمجھیں وہ آپ کو خوب سمجھتا ہے۔ آپ کے لبوں پر تبسم کھیلتا رہتا ہے جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس تبسم کے نیچے جو معنی ہیں اور جو جلال ہوتا ہے اسے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔

اس طرح کے بیشمار تاثرات ہیں۔ مواد بہت سا تھا جو جمع کروایا تھا۔ لیکن وقت کی وجہ سے خلاصے کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ جو باتیں پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتائی تھیں وہ سب کی سب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی شخصیت میں پوری ہوئیں۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و عرفان عطا فرمایا تھا اس کا بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ آپؓ کا دیا ہوا لٹریچر ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپؓ کے خطبات، خطابات وغیرہ جو شائع شدہ ہیں ہمیں انہیں پڑھنا چاہیے۔ اب ترجمے کا کام بھی ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،

عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔